Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۲۹

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء عسٰی ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم پیر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۴/۲۹ | ۱۷ ربیع الاول ۱۳۹۵ھ ۔ ۳۱ امان ۱۳۵۴ش ۔ ۳۱ مارچ ۱۹۷۵ء | نمبر ۷۱

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۳۱ امان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:۔

طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۳۱ امان۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:۔

سر میں شدید درد ہے۔ نواب محمد احمد صاحب کی طبیعت بھی زیادہ خراب ہے

احبابِ جماعت درد و الحاح کے ساتھ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا اور محترم نواب محمد احمد صاحب کو اپنے فضل سے کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین

جماعت احمدیہ کی ۵۶ ویں مجلسِ مشاورت نہایت کامیابی اور خیر و برکت کے ساتھ اختتام پذیر ہوگئی

اختتامی اجلاس سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا نہایت ایمان افروز خطاب

الحمدللہ کہ ہماری جماعت ایک بہت بڑے امتحان میں کامیاب رہی خدا تعالیٰ اسے آئندہ بھی ایمان کے سب تقاضوں کو پورا کرنے کی توفیق بخشے

غلبۂ اسلام کے لئے ۲ کروڑ چھ لاکھ روپیہ پر مشتمل میزانیہ آمد و خرچ کو منظور کرنے کی سفارش۔ پُرسوز اجتماعی دُعا

ربوہ ۳۰ امان ۱۳۵۴ ہش (مطابق ۳۰ مارچ ۱۹۷۵ء) الحمدللہ! کہ آج دوپہر جماعتِ احمدیہ کی ۵۶ ویں مجلس مشاورت اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے نہایت کامیابی اور خیر و برکت کے ساتھ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوگئی۔ اختتامی اجلاس سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک نہایت رُوح پرور اور بصیرت افروز خطاب فرمایا جس کے بعد جملہ حاضرینِ مجلس کو حضور کی اقتدا میں غیر معمولی طور پر درد و سوز اور رقّت و الحاح سے معمور اجتماعی دعا میں حصّہ لینے کی توفیق حاصل ہوئی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایمان افروز اختتامی خطاب میں ایک دفعہ پھر اِس امر پر اپنے ربِّ کریم کا شکر ادا کیا کہ سالِ گزشتہ جماعت جس غیر معمولی اور زبردست امتحان میں سے گزری اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس میں وہ ہر اعتبار سے کامیاب اور سُرخرو رہی۔ اس نے اپنے ایمان و اخلاص کا ایسا اعلیٰ نمونہ دکھایا جس کی نظیر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے فدائی صحابہ رضی اللہ عنہم کے سوا اور کہیں نہیں مِل سکتی۔ احبابِ جماعت نے بشاشت سے اور ہنستے مُسکراتے چہروں کے ساتھ نہ صرف یہ کہ ہر قسم کی پریشانیوں اور ایذا رسانیوں کو برداشت کیا اور کہیں بھی کمزوری نہ دکھائی بلکہ صبر و رضا کا حقیقی نمونہ دکھاتے ہوئے ان لوگوں کے لئے بھی دعاؤں میں مصروف رہے جنہوں نے انہیں دُکھ دینے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھی تھی۔ حضور نے اِس توقع کا اظہار فرمایا کہ احبابِ جماعت آئندہ بھی ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والے ہر امتحان میں کامیاب رہیں گے اور غلبۂ اسلام کی خاطر اپنی قربانیوں اور جدّوجہد میں کبھی کمی نہ آنے دیں گے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اِس رُوح پرور خطاب کا ایک ایک لفظ قلوب کی گہرائیوں میں اُتر رہا تھا اور انہیں ایمان و معرفت کی غیر معمولی لذّت و حلاوت سے سرشار کر رہا تھا۔

جماعتِ احمدیہ کی یہ مجلسِ مشاورت ۲۸ امان بروز جمعۃ المبارک ایوانِ محمود میں اجتماعی دعا کے ساتھ شروع ہوئی تھی۔ تین دنوں میں اس کے کل چار اجلاس منعقد ہوئے جن میں غلبۂ اسلام کی خاطر جماعت کی تین مرکزی تنظیموں یعنی صدر انجمن احمدیہ، تحریکِ جدید انجمن احمدیہ اور وقفِ جدید انجمن احمدیہ کے آئندہ سال کے بجٹ ہائے آمد و خرچ منظور کرنے کی سفارش بھی کی گئی۔ یہ تینوں بجٹ مجموعی طور پر کم و بیش ۲ کروڑ چھ لاکھ روپیہ پر مشتمل ہیں۔

حسبِ سابق امسال بھی پاکستان کے ہر حصّے اور ہر علاقے سے احمدی جماعتوں کے نمائندگان بصد ذوق و شوق مجلس مشاورت میں شامل ہوئے۔ اِس دفعہ تشریف لانے والے نمائندگان کرام کی تعداد ۵۶۹ تھی جبکہ کم و بیش ایک ہزار دیگر احمدی احباب بھی بطور مہمان مختلف احمدی جماعتوں میں سے مشاورت کی کارروائی سُننے کے لئے ربوہ آئے ہوئے تھے اور تینوں دن مشاورت کی کارروائی سے مستفید ہوتے رہے۔ مقامی احباب ان کے علاوہ تھے جو بطور زائر کارروائی سُنتے رہے۔ مستورات کے لئے ایوانِ محمود کی گیلری میں برعایت پردہ انتظام تھا چنانچہ وہ بھی التزام کے ساتھ کارروائی سُننے کے لئے تینوں دن تشریف لاتی رہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے زیرِ ارشاد شوریٰ کے اجلاسوں میں مندرجہ ذیل خوش قسمت اصحاب کو حضور کے ساتھ بیٹھ کر صدارت کے فرائض کی سرانجام دہی میں حضور کا ہاتھ بٹانے کا خصوصی فخر حاصل ہوا:۔

(۱) محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ
امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع لائلپور
(۲) محترم مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ
امیر جماعت ہائے احمدیہ صوبہ پنجاب۔
(۳) محترم چوہدری انور حسین صاحب ایڈووکیٹ
امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع شیخوپورہ۔
(۴) محترم چوہدری احمد مختار صاحب
امیر جماعتِ احمدیہ کراچی۔

مجلس مشاورت کے دوسرے روز یعنی ۲۹ امان بروز ہفتہ کی شب کو صدر انجمن احمدیہ نے جملہ نمائندگانِ کرام کے اعزاز میں دارالضیافت میں ایک خصوصی عشائیہ کا اہتمام کیا جس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی ازراہِ شفقت شمولیت فرمائی اور اپنے خدام کے ہمراہ کھانا تناول فرمایا۔ دعوت کے اختتام پر حضور نے اجتماعی دعا کرائی۔

حضور ایدہ اللہ کے اختتامی خطاب کا ملخص

مجلس شوریٰ کی کارروائی کے اختتام پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رُوح پرور خطاب میں بتایا کہ

گزشتہ سال کی مجلس مشاورت کے بعد سے لے کر اب تک جو زمانہ گزرا ہے اس میں اللہ تعالیٰ نے پاکستان کی احمدی جماعتوں کا ایک زبردست امتحان لیا ہے جس میں محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ ہر طرح سے کامیاب اور سُرخرو رہی ہیں۔ اِس امتحان سے ہم نے یہ سمجھ لیا کہ اللہ تعالیٰ اب جماعت کو چھوٹے چھوٹے امتحانوں کے بعد ایک بہت بڑے امتحان کے قابل سمجھتا ہے سو الحمدللہ کہ جماعت نے یہ امتحان دیا اور وہ اس میں کامیاب رہی۔ یہ بلاواسطہ پاکستان کی جماعتوں کی اور بالواسطہ بیرونی ممالک کی جماعتوں کی بھی آزمائش تھی۔ بڑی کوششیں کی گئیں کہ جماعت کمزوری دکھلائے۔ ہر طرح سے نقصان پہنچایا گیا اور پریشان کیا گیا۔ عجیب و غریب جھوٹ بولے گئے۔ بظاہر کوئی دنیوی سہارا نظر نہ آتا تھا۔

(باقی صفحہ ۶ پر)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"شمارِ فضل اور رحمت نہیں ہے"

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی خدمت اقدس میں ایک دن (۲۲ مارچ ۱۹۷۵ء) کی ڈاک میں موصول ہونیوالی خوشخبریاں

۱۔ مکرم عبدالماجد صاحب پرنسپل نصرت جہاں سیکنڈری سکول منگبی (سیرالیون) تحریر کرتے ہیں:۔

(ا) "مقامی احباب اور طلباء سکول نے باہمی کوشش سے منگبی میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک مسجد کی تعمیر شروع کی ہے۔ جس کا رقبہ ۴۰ × ۴۰ ہے اور جو ایک اہم شاہراہ پر واقع ہے۔ احباب نے نہایت گرمجوشی سے ۸۳۸ لیون چندہ جمع کیا۔ سکول کی طالبات نے فروخت کرنے کی غرض سے اپنے ہاتھ سے مختلف اشیاء بنائیں اور منافع کی رقم ۱۰/- لیون مسجد کے لئے پیش کی۔ اسی طرح ہمارے بھائی ڈاکٹر طاہر محمود صاحب نے ۱۰۰ لیون ادا کئے اور خاکسار کی اہلیہ نے اپنی پہلی تنخواہ ۱۲۰ لیون بھی مسجد کے لئے پیش کر دی۔ حضور کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس مسجد کا نام بھی تجویز فرمائیں اور اس کے انتہائی برکت کا مرکز ہونے کے لئے دعا فرمائیں"۔

(حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اِس مسجد کا نام "مسجد مہدی" تجویز فرمایا ہے)

(ب) "منگبی میں خدام الاحمدیہ نے سکول کے طلباء اور مقامی احباب کے ساتھ مل کر تین دن تک اجتماع کا اہتمام کیا جس کے پروگرام میں تمام احباب نے نہایت دلجمعی اور بشاشت کے ساتھ حصہ لیا۔ اسلام اور احمدیت کے موضوعات پر مضامین اور مقالہ جات پڑھے گئے۔ سکول کی طالبات نے تقریباً ستّر احباب کے لئے کھانا تیار کیا۔ اجتماع کے آخر میں جناب پیرا ماؤنٹ چیف نے انعامات تقسیم کئے۔ خدام نے نمازوں میں حتّٰی کہ تہجد اور نوافل میں بھی باقاعدگی سے حصہ لیا اور حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جلوس کی صورت میں سڑکوں پر پھر کر دُرود بھیجا۔ اللہ تعالیٰ آئندہ بھی ایسے اجتماعات کامیابی کے ساتھ منعقد کرنے کی توفیق عطا فرمائے"۔

(حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریر فرمایا:۔ "الحمد للہ")

۲۔ مکرم مولانا محمد اجمل صاحب شاہد انچارج نائیجیریا مشن تحریر فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم نے کاڈونہ (Kaduna) کے مقام پر جہاں ہماری مخالفت کا شور بہت زیادہ تھا، ایک وسیع مکان خرید لیا ہے۔ اس مکان کے ایک حصے کو ہم نے مسجد میں تبدیل کیا ہے۔ یہاں باقاعدہ نمازیں ادا ہوتی ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بلند آواز سے درود بھیجا جاتا ہے۔ یہ مزید اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ مخالفین میں سے اللہ تعالیٰ نے دس افراد کو اسلام اور احمدیت قبول کرنے کی سعادت عطا فرمائی ہے۔ مالی لحاظ سے بھی اللہ تعالیٰ نے برکت عطا فرمائی ہے اور اجیبواوڈے کے احمدیہ کلینک سے ہمیں ماہ فروری میں ۲۱۰/- نائیجیرین پونڈ الحمد للہ وصولی ہے۔ اسکے علاوہ اللہ تعالیٰ نے توفیق دی کہ احباب نصرت جہاں ریزرو فنڈ کے لئے کچھ مزید چندہ جمع کر سکیں۔ چنانچہ ۶۰۰/- پونڈ کی رقم اِس ضمن میں جمع ہو گئی ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک"

۳۔ محترم مولانا عبد الکریم صاحب شرما انچارج مشنری کینیا (نیروبی) سے تحریر فرماتے ہیں:۔

"خاکسار ۳ مارچ کو بخیریت نیروبی پہنچ گیا تھا۔ مکرم مرزا لطف الرحمٰن صاحب کے ساتھ جنوبی صوبہ کا دورہ کیا۔ علاقے کی چھ جماعتوں میں گئے خدا کے فضل سے ہر جگہ ہماری مساجد ہیں۔ ہر جگہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے احباب جماعت کو بیدار پایا اور اسلام اور احمدیت کی سربلندی کے لئے کوشاں دیکھا۔ احباب کا مطالبہ ہے کہ یہاں سیکنڈری سکول اور ہسپتال جلد جاری کئے جائیں تاکہ زیادہ سے زیادہ احباب مستفید ہو سکیں۔ علاقے میں تمام احباب کی میٹنگ ہوئی اور باوجود معاشی اور زندگی کی دیگر مصروفیات کے احباب نہایت بشاشت کے ساتھ جماعتی پروگرام میں حصہ لے رہے ہیں۔

۴۔ مکرم مجید احمد صاحب مبلغ نائیجیریا تحریر فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ کے فضل سے دس جماعتوں کا دورہ کیا اور پانچ سو سے زائد میل کا سفر طے کیا۔ جماعتوں میں صبح و شام قرآن مجید کے درس دیئے گئے اور رات کو پبلک لیکچر دیئے گئے۔ لاؤڈ سپیکر کا انتظام بھی ہوتا تھا۔ ہر جگہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور احسان کے بے شمار نشان دیکھے۔ ایک موقعہ پر ایک انجینئر صاحب نے بھی بیعت کی۔ یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ جتنی جماعتوں کا دورہ کیا ہے، وہاں مساجد موجود ہیں اور احباب جماعت بہت سرگرمی سے اسلام اور احمدیت کی ترقی کے لئے کوشاں ہیں۔

یومِ ولادت سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

آج انسان کی قسمت کا ستارہ چمکا
حسن و اخلاق و محبّت کا ستارہ چمکا

جلوہ افروز ہوئے نازشِ بزمِ کونین
کُرّۂ ارض کی عظمت کا ستارہ چمکا

موسیٰؑ و عیسیٰؑ کو تھیں جسکی بشارات ملیں
آج وہ رشد و ہدایت کا ستارہ چمکا

ساقیٔ کوثر و تسنیم زمیں پر آئے
تشنہ کامانِ محبّت کا ستارہ چمکا

نُور سے جس کے ہُوئی تیرگی یکسر کافور
اُس براہیمی امامت کا ستارہ چمکا

زینتِ بزم ہوئے ختمِ رسُل سرورِ دیں
چرخِ بطحا پہ رسالت کا ستارہ چمکا

بُت کدے گر گئے سبھی ہو گئے پیوندِ زمیں
ایک خالق کی عبادت کا ستارہ چمکا

ختم ہے جس پہ دو عالم میں رسالت کا مقام
اُس کے انوارِ رسالت کا ستارہ چمکا

تارے سب شرک و جہالت کی فضا کے ڈوبے
جب محمدؐ کی نبوّت کا ستارہ چمکا

آمدِ مہدیٔ دوراں بھی اُسی کا ہے کرم
ہے یہ اُسکی ہی صداقت کا ستارہ چمکا

فیض و رحمت ہے اُسی رحمتِ عالم کا کہ پھر
للہ الحمد خلافت کا ستارہ چمکا

الغرض کتنی یہ خوش بختی ہے اپنی صدیق
آج کے دن تھا شریعت کا ستارہ چمکا

(محمد صدیق امرتسری ایم۔ اے ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مقطعات قرآنی

مکرم ... محمد دین صاحب نائب استاذ جامعہ احمدیہ ۔ ربوہ

(۳)

ق سے مراد قادر ۔ قاہر صفات الٰہیہ میں سے اور اس کے علاوہ قرآن اور قیامت مراد لیتے ہیں ۔

ن سے مراد نور ۔ ناصر اور دوات لیے گئے ہیں ۔

ص سے مراد صادق لیا گیا ہے ۔

طٰہ کے معنی "اے عظیم الشان مرد" کے لیتے ہیں ۔ ط سے طہارت اور ہ سے ہدایت ۔ ط سے شجر طوبیٰ اور ہ سے ہاویہ بھی مراد لیتے ہیں ۔ ط طاہر اور طیب کے لیے اور ہ ہادی کے لیے بھی آتا ہے ۔

طسم پیشگوئی موسیٰ علیہ السلام کی طرف اشارہ ہے یعنی ط سے کوہ طور س سے سینا اور م سے نبی موعود مراد ہے اسی طرح ط سے لطیف ۔ س سے سمیع اور م سے مجید بھی لیا جاتا ہیں آیا ہے ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام بھی ہو سکتے ہیں ۔ ط سے طامع للمومنین ۔ س سے سید ولد آدم اور م سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

طس ط سے طور کے متعلق موسیٰ کے حالات اور س سے سلیمان کے واقعات مراد ہیں ۔

یٰس یا حرف خطاب ۔ س ۔ سید الانبیاء سید ولد آدم ۔

حم ۱؎ ح سے مراد الوح ۔ م سے مراد موسیٰ ہے ۲؎ ح رحمان اور میم رحیم سے ماخوذ ہے ۳؎ قضی ما ھو کائن ۴؎ حکیم علیم ۵؎ اسماء الٰہیہ کے نام کا پہلا حرف ہیں ۔

حم عسق عظمت سور قرآن الوح موسے میں مذکور ہے ۔

کھیعص روح البیان میں ہے انا اللہ الکریم الہادی الحکیم العلیم الصادق ہے تفسیر مظہری میں یہ معنی ہیں ۔ من یجیر ولا یجار علیہ ۔ اس کا ایک معنی الملک اور العزیز المصور بھی آیا ہے ۔

اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ جن انبیاء کا سورۃ میں ذکر ہے ان کی طرف ان مقطعات میں اشارہ ہے میرے نزدیک یہ تصور بھی درست اور قرین قیاس ہے ۔ کیونکہ ہر مقطعہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے بعد آیا ہے اور اسم کے ایک معنی لغت میں یہ تحریر ہیں :۔ " دفع حتی استبان " گویا جب بسم اللہ پڑھتے ہیں تو ہم اقرار کرتے ہیں کہ اس کامل الوجود اور لطیف ہستی جس کا ذاتی نام اللہ ہے نے بموجب حدیث قدسی "کنت کنزا مخفیا فاحببت أن أعرف فخلقت آدم" اپنے اظہار کیلئے اپنے کامل ترین تجلیات کے مظہر پیدا فرمائے جو الرحمان اور الرحیم کے الفاظ میں مستور ہیں ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کی تشریح میں اعجاز المسیح میں فرمایا ۔

"وھذا ھو وجہ تخصیص
صفۃ الرحمانیۃ والرحیمیۃ
بالبسملۃ لیدل علی
اسمی محمد و أحمد"

اور اس کے بعد حروف مقطعات بعض اوقات جمیع مظاہر صفات الٰہیہ پر دلالت کرتے ہیں جیسے الم کو آدم سے لیکر مسیح ناصری علیہ السلام تک جتنے انبیاء تشریف لائے ان سب نے ہی گواہی دی کہ " ذٰلک الکتاب لا ریب فیہ " یا جزوی طور پر انبیاء کی طرف اشارہ کرتے ہیں جیسے کھیعص میں ک سے ذکریا ہ سے ابراہیم ۔ ی سے یحییٰ ۔ ع سے عیسیٰ اور ص سے موسیٰ ادریس اور اسماعیل علیہم السلام مراد لئے گئے

بعض نظریات

الفوز الکبیر میں حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی اپنی ذوقی تفسیر فرماتے ہیں :۔

"الم کنایہ ہے فیض مجرد سے جو عالم تقیید میں آکر بنی آدم کے عادات و علوم کے مطابق متعین ہو گیا ہے ان کی قساوت قلب کو تذکیر کے مقابل کر دیا ۔ پھر پوری سورت میں فاسد اقوال اور برے اعمال کے مقابل مخاصمہ اور نیکی و گناہ کی حد بندی کر کے تصادم پیدا کر دیا ۔

المر ۔ الم کی طرح ہے مگر اسمیں "رے" ہونے کا مفہوم رکھتا ہے یعنی جو معین مادے میں آکر پھر متعین ہو گیا ہے اس "المر" میں "م" شامل ہو تو اسمیں وہی مفہوم ہوتا ہے جو اوپر مذکور ہے یعنی بنی آدم کی برائیوں سے تصادم کے لئے کنایہ ہوتا ہے ۔ انبیاء کے واقعات ۔ یکے بعد دیگرے ان کی گفتگو اور ان کے سوال و جواب کی تکرار سے یہ بات ثابت ہوتی ہے ۔

طٰہ اور ص دونوں سے مراد عالم مادی سے عالم بالا کی طرف اٹھنے کی حرکت مراد ہے مگر ط متحرک کی مادیت و آلودگی یا اس کی برائی اور موٹائی پر دلالت کرتی ہے ۔ اور ص اس کی صفائی و لطافت پر ۔

س سے مراد سرایت کرنا اور تمام آفاق میں پراگندہ ہونا ہے ۔

طٰہ مقام انبیاء ہے جو ان کے عالم اعلیٰ کی طرف متوجہ ہونے کے آثار ہیں

طسم سے مقامات انبیاء مراد ہے جو ان کی فوقانی حرکات کے آثار ہیں جو عالم مادی میں سرایت کئے ہوئے ہیں اور آفاق میں منتشر ہیں ۔

حم ایک نورانی اجمال ہے جو عالم ہوی کے خصائص میں باطل عقائد اور فاسد اعمال سے پیوست ہو گیا ۔ اور یہ کنایہ ہے ان کے اقوال کی تردید سے اور ان کی عادات و مناظرات کے شبہات میں ظہور ہے ۔

عسق ۔ عشق حق کا جلوہ ہے جو عالم مادی پر ساری ہے ۔

ن سے مراد ایک ایسا نور ہے جو ظلمت میں سرایت کئے ہوئے اور پراگندہ ہے اس کی حالت ایسی ہوتی ہے ۔ جیسے صبح صادق کے وقت یا غروب آفتاب کے وقت ہوا کرتی ہے ۔

یٰس ۔ کنایہ ہے ایسے معنی سے جو عالم میں منتشر ہو

ص :۔ وہ حیثیت ہے جو پروردگار کی طرف انبیاء کے متوجہ ہونے کی حالت میں جبلی یا کسبی طور پر پیدا ہوتی ہے

ق ۔ وہ قوت شدت اور جبر ہے جو اس عالم میں متعین ہے ۔

کھیعص کے معنی عالم مادی ظلمانی کے ہیں جس میں بعض علوم جبلی و کشفی متعین ہوتے ہیں ۔ اور پروردگار داعی کی طرف رجوع ہیں"۔

محی الدین ابن عربی تحریر فرماتے ہیں :۔

" کہ فواتح سور کو صرف روحانی علوم سے بہرہ ور ملکوتی صفات کے مالک ہی سمجھ سکتے ہیں ۔ ان کی کل تعداد ۷۹ ہے اور حدیث میں آیا ہے کہ

" الایمان بضع و سبعون شعبۃ "

اور بضع کہتے ہیں تین سے ۹ تک کے اعداد کو لہذا شعبہائے ایمان زیادہ سے زیادہ ۷۹ ہوں گے اس لئے حروف مقطعات ان فرشتوں کے نام ہیں جو شعبہائے ایمان پر موکل ہیں ۔ اور جن سورتوں میں یہ حروف درج ہوتے ہیں ان میں انہیں ایمانی شعبوں کا بیان کرنا اصل مقصود ہے ۔ جن کے موکلوں کے نام ان کے شروع میں دیئے گئے ہیں کہ جب پڑھنے والا ان سورتوں کی تلاوت کرنا شروع کرے تو وہ فرشتے اپنا نام سنتے ہی تیار ہو جائیں اور ان ایمانی شعبوں کے دروازے کھول دیں تاکہ عالم قدس سے تلاوت کرنے والے کے قلب پر ان سے ایمان کا فیض ہو علاوہ ازیں یہ ۲۹ سورتیں بتاتی ہیں اور اشارہ کرتی ہیں کہ روحانی منازل ۲۹ ہیں اور انہی پر دلیل آیت قرآنی والقمر قدرناہ منازل ہے ۔ کہ چاند کی ۲۹ منازل ہیں اور آخری منزل قطب کہلاتی ہے جس پر نظام فلکیات کی بنیاد ہے ۔ اسی طرح سورۃ آل عمران جس کا آغاز الم اللہ سے ہوتا ہے قطب کہلاتی ہے اور باقی سورتوں کی بنیاد اسی پر ہے ۔ پھر الم احروف میں سے آ اپنی ذات کی معرفت کے لئے ہیں اور باقی صفات کے لئے یعنی نصف دائرہ واجب الوجود کا اور دوسرا نصف دائرہ ممکنات الوجود کا ۔ بالفاظ دیگر ایک دائرہ روحانیات کا اور دوسرا دائرہ جسمانیات ہے اور یہ دونوں دائرے انسان میں آکر جمع ہو جاتے ہیں ۔

پھر الف پہلا حرف ہے ۔ اور ن آخری اس میں یہ اشارہ ہے کہ الف ذات الٰہی کے کمال پر دلالت کرتا ہے کیونکہ یہ منفرد ہے اور حرکت کا محتاج نہیں اور ن عالم ترکیب کی طرف اشارہ کرتا ہے ۔ پھر ن شکل کے لحاظ سے نصف دائرہ ہے جو ناسوتی حلقہ کو ظاہر کرتا ہے اور ن کا نقطہ روحانی نصف دائرہ کی طرف اشارہ کرتا ہے جو ملکوتی حلقہ کو ظاہر کرتا ہے ۔ اور اس طرح دائرہ مکمل ہو جائے گا

پھر الف کامل موجود ہے جو شمس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی طرح ہے اور ناقص وجود ہے جو قمر کی طرح ہے کیونکہ اس کی اپنی روشنی نہیں اسکے عروج کے لئے تین مدارج آتے ہیں اور پھر تین مدارج اسکے گھٹنے کے ہیں۔ چنانچہ سورج خدا تعالیٰ کی ذات ہے اور قرآن کے اندر اس کا نور منعکس ہے اور اسے تین مدارج وصال الٰہی کے لئے طے کرنے ہوتے ہیں تاکہ خدا تعالیٰ سے کامل تعلق ہو اور پھر اس تعلق کے بعد خدا تعالیٰ اپنی ربوبیت کا مظہر بنا کر اسے ہمدردیٔ مخلوق کے لئے بھجواتا ہے اور تین مدارج اسکے لئے طے کرنے پڑتے ہیں۔ اور یہی وہ مدارج ستہ روحانیہ ہیں۔ جن سے انسان کامل قرار پاتا ہے۔

الف کا خط "بمنزل ربنا الی السماء الدنیا" کا مصداق ہے اور میم کا خط احسن تقویم سے اسفل السافلین کو ظاہر کرتا ہے۔ اور الف کی علیحدگی اس طرف اشارہ کرتی ہے کہ وہ خالق ہے اور واحد ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں اور وہ صفات تنزیہیہ کا مالک ہے۔ لام سطر کے اوپر الف کی طرح ہوتا ہے اور سطر کے نیچے میم ہوتی ہے ان دونوں کے ملانے کے لئے نصف دائرہ لگانا پڑتا ہے اور یہ محسوس ہے جبکہ اس کے مقابل روحانی نصف دائرہ ہے اور اس طرح یہ دائرہ مکمل ہو کر مقام شفاعت و اتصال کو ظاہر کرتا ہے

حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کا نظریہ:۔

"یہ محض خدا تعالیٰ کا فضل اور اس کا رحم تھا کہ کچھ مدت گذری کہ ایک دن بجلی کی طرح بلا کسی دقتی غور و خوض کے یہ ایک بالکل نئی بات میرے دل میں پڑی کہ قرآنی مقطعات دراصل سورۃ فاتحہ کے ہی ٹکڑے ہیں اور ان کی یہی اصلیت ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کہ تمام مقطعات صرف فاتحہ کی آیات اور فاتحہ کے الفاظ کا اختصار ہیں اور جس سورۃ پر کوئی مقطعہ موجود ہے وہ سورۃ الحمد کی اس آیت یا لفظ کی تفسیر ہے۔ جس کا اختصار وہ مقطعہ ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ مثلاً الٓمٓ الف۔ لام۔ میم کا مجموعہ ہے۔ الف سے مراد انعمت علیہم کا گروہ ہے لام سے مراد ضالین اور میم سے مغضوب علیہم مراد ہیں۔ غرض ان سورتوں میں اکثر ذکر تفصیلی حد تک انہیں کے مضمون کا ہوگا"۔

حضرت مصلح موعود کی تحقیق:۔

آپ نے فرمایا:۔

"میری تحقیق یہ جاتی ہے کہ جب حروف مقطعات بدلتے ہیں تو مضمون قرآن جدید ہو جاتا ہے اور جب کسی سورت کے پہلے حروف مقطعات استعمال کئے جاتے ہیں تو جس قدر سورتیں اس کے بعد ایسی آتی ہیں جن کے پہلے مقطعات نہیں ہوتے اُن میں ایک ہی مضمون ہوتا ہے اسی طرح جن سورتوں میں وہی حروف مقطعات دہرائے جاتے ہیں وہ ساری سورتیں مضمون کے لحاظ سے ایک ہی کڑی میں پروئی ہوئی ہوتی ہیں۔ اس قاعدہ کے مطابق میرے نزدیک سورۃ بقرہ سے لیکر سورۃ توبہ تک ایک ہی مضمون ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور ایک یقینی علم کے نزول کی طرف اشارہ ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ پس حق یہی ہے کہ الٓمٓ کے حروف ازالہ شک اور یقین پر دلالت کرنے کے لئے آتے ہیں اور وہ چیز جس سے شک دور ہو جاتا ہے اور یقین پیدا ہوتا ہے کامل علم ہی ہوتا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اب میں الٓرٰ کو لیتا ہوں ان حروف سے جو سورتیں شروع ہوتی ہیں اگر ان پر غور کیا جائے تو وہ بھی ایک ہی مضمون سے شروع ہوتی ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ان سورتوں کا رویت کے ساتھ تعلق ہے اور الٓرٰ میں یہ دعویٰ کیا گیا ہے کہ میں اللہ دیکھتا ہوں نہ تو پرانی تاریخ میری نظر سے پوشیدہ ہے اور نہ قانون قدرت کا اجراء یا پیدائش عالم میری نگاہ سے مخفی ہے۔ پس رویت سے تعلق رکھنے والے امور میں ہی ہدایت کافی ہو سکتی ہے"۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو اس صدی کے حکم و عدل ہو کر تشریف لائے ہیں ان مقطعات کو پر معارف کلام ثابت فرمایا اور دراصل یہی وہ زمانہ تھا جب کہ مقطعات کی حکمت واضح ہوتی کیونکہ اس دور میں ہر علم مقطعات کا معراج تامہ ہے۔ حضور نے آیت۔ الٓمٓ ذٰلک الکتاب لاریب فیہ ھدی للمتقین کی [illegible] کی تفسیر کرتے ہوئے کامل رویت کا وجود بیان فرما [illegible]

حضور کو چاہیئے کہ کس طرف اور ظہور اور دوبیت زیادہ سے خدا تعالیٰ نے وسعت مذکورہ کا جواب دیا ہے۔ اول قرآن شریف کے نزول کی علت فاعلی بیان کی اور اس کی عظمت اور بزرگی کی طرف اشارہ فرمایا اور کہا۔ الٓمٓ۔ میں خدا ہوں جو سب سے زیادہ جانتا ہوں یعنی نازل کنندہ اس کتاب کا میں ہوں جو علیم و حکیم ہوں جس کے علم کے برابر کسی کا علم نہیں۔ پھر بعد اس کے علت مادی قرآن کے بیان میں فرمائی اور اس کی عظمت کی طرف اشارہ فرمایا اور کہا ذٰلک الکتاب وہ کتاب ہے یعنی ایسی عظیم الشان اور عالی مرتبت کتاب ہے جس کی علت مادی علم الٰہی ہے ۔ ۔ ۔ پھر بعد اس کے علت صوری کا قابل تعریف ہونا ظاہر فرمایا اور کہا لاریب فیہ یعنی قرآن اپنی ذات میں ایسی مدلل و معقول پر واقع ہے کہ کسی نوع کی شک کرنے کی اس میں گنجائش نہیں یعنی وہ دوسری کتابوں کی طرح مسلوب قصہ اور کہانی کے نہیں بلکہ ادلہ یقینیہ و براہین قطعیہ پر مشتمل ہے اور اپنے مطالب پر حجج بینہ اور دلائل شافیہ بیان کرتا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور پھر باوجود عظیم الشان تو ان ہر علتوں کے جن کو تاثیر اور اصلاح میں دخل عظیم ہے علت رابعہ یعنی علت غائی نزول قرآن شریف کو جو راہنمائی اور ہدایت ہے صرف متقین میں منحصر کر دیا۔ اور فرمایا ھدی للمتقین یعنی یہ کتاب صرف ان جواہر قابلہ کی ہدایت کے لئے نازل کی گئی ہے جو بوجہ پاک باطنی و عقل سلیم و فہم مستقیم و شوق طلب حق و نیت صحیح انجام کار درجہ ایمان و خدا شناسی و تقویٰ کاملہ پر پہنچ جائیں گے"۔

سو قرآن کریم ہی وہ آخری پیام الٰہی ہے جو سطوت الفاظ۔ شوکت تراکیب اور علوم ظاہری و باطنی سے پر ہے اور یہی وہ نسخہ کیمیا ہے جس نے قوم ثمرت ذلۃ کو سبیکۃ العقیان بنا دیا۔ ہمیں بھی چاہیئے کہ اس صحیفہ مقدس پر غور و خوض کرتے رہیں تا

امۃً وسطاً

کی قبائے زریں سے آراستہ ہوں۔

تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان

اور احباب جماعت کا فرض

تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ یکم نومبر ۱۹۶۸ء کو فرمایا تھا۔ جس کے نتیجہ میں انفرادی اور جماعتی وعدے آنے شروع ہو گئے۔ اب ان کی رفتار میں کچھ کمی نظر آ رہی ہے حضور ایدہ اللہ کا خطبہ الگ طور پر شائع کروا کر جماعتوں کو بھجوایا جا چکا ہے۔ جلد سے جلد جملہ جماعتوں کا مرکز میں پہنچ جانا ازبس ضروری ہے۔

ہمارا ابتدائی ٹارگٹ بقدر آٹھ لاکھ روپیہ تا حال نہیں ہوا۔ امید ہے جلد ہی انشاء اللہ تعالیٰ اس میں ضرور کامیابی حاصل ہوگی۔

بکوشید اے جوانان تا بدیں قوت شود پیدا
بہار و رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا

(وکیل المال اول تحریک جدید)

دعائے مغفرت

میرے والد مکرم عبدالعزیز صاحب آف بھیرہ حال مقیم محلہ دارالیمن ربوہ بعمر ۸۵ سال مورخہ ۲۵/۲۷ بجے بوقت [illegible] اپنے مولا حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ آپ مکرم حاجی فضل الٰہی صاحب آف بھیرہ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں شامل تھے کے فرزند اکبر تھے۔ صوم و صلوٰۃ کے پابند، نیک، صاف گو اور احمدیت کا عشق رکھنے والے تھے۔ جلسہ سالانہ ۱۹۶۸ء میں شمولیت کے بعد سے بیمار چلے آتے تھے۔ طبیعت میں ضبط اور صبر کا اس قدر مادہ تھا کہ آخر وقت تک ذرا برابر نہ گھبرائے بلکہ دوسروں کو بھی ہمت بندھواتے رہے۔ بیوہ کے علاوہ آپ کی یادگار آپ کا واحد پسر عبدالقدوس قمر جاوید ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ مرحوم کی مغفرت اور جملہ پسماندگان کے صبر کے لئے دعا فرمائیں۔

(عبدالقدوس قمر جاوید دارالیمن غربی ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب کی المناک رحلت پر

تعزیتی قراردادیں

محترم صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب مرحوم کی المناک رحلت پر بہت سے مرکزی اداروں، احمدی جماعتوں اور لجنات اماء اللہ، مجالس انصار اللہ و خدام الاحمدیہ نے تعزیتی قراردادیں پاس کی ہیں۔ جن میں محترم صاحبزادہ صاحب مرحوم کی وفات پر گہرے غم و افسوس کا اظہار کیا گیا ہے اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دیگر تمام افراد کے ساتھ دلی تعزیت کرتے ہوئے یہ دعا کی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ محترم صاحبزادہ صاحب مرحوم کو اپنے خاص مقام قرب سے نوازے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے آمین۔

اس وقت تک جن جماعتوں اور اداروں کی طرف سے تعزیتی قراردادیں موصول ہو چکی ہیں ان کی فہرست درج ذیل کی جاتی ہے:۔

مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ مجلس انصار اللہ ربوہ۔ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ۔ مجلس وقف جدید انجمن احمدیہ پاکستان۔ طلباء گورنمنٹ تعلیم الاسلام کالج ربوہ۔ پرنسپل، سٹاف و طالبات جامعہ نصرت ربوہ۔ نصرت انڈسٹریل سکول ربوہ۔ مجلس عاملہ جماعت ہائے احمدیہ اضلاع سکھر و جیکب آباد۔ جماعت احمدیہ کراچی۔ جماعت احمدیہ اسلام آباد۔ لجنہ اماء اللہ دارالرحمت غربی ربوہ۔ جماعت احمدیہ راولپنڈی۔ جماعت احمدیہ سکھر۔ جماعت احمدیہ جہلم۔ جماعت احمدیہ ساہیوال۔ لجنہ اماء اللہ پشاور۔ مجلس خدام الاحمدیہ سوسائٹی کراچی۔ خدام الاحمدیہ کنری ضلع تھرپارکر سندھ۔ مجالس خدام الاحمدیہ خیرپور ڈویژن۔ جماعت احمدیہ بشیر آباد ضلع حیدرآباد۔ جماعت احمدیہ گرمولا ورکاں ضلع گوجرانوالہ۔ جماعت احمدیہ عنایت پور بھٹیاں ضلع جھنگ۔ لجنہ اماء اللہ بشیر آباد سندھ۔

تحریک جدید کے سال رواں کی ایک امتیازی شان

یکم نومبر ۱۹۷۴ء کو جب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریک جدید کے اکتالیسویں سال کے لئے مالی قربانیوں کی دعوت دی تو اس سال کی ایک امتیازی خصوصیت ان الفاظ میں بیان فرمائی:۔

"آج جمعہ کی عید سے تحریک جدید کا سالِ نو شروع ہو رہا ہے اللہ تعالیٰ ہر جہت سے اور ہر لحاظ سے سارا سال ہی ہمارے لئے مختلف الانواع عیدوں کا اہتمام کرتا ہے۔"

ان مختلف الانواع عیدوں میں سے ایک عید یہ بھی ہو سکتی ہے کہ امسال مخلصین جماعت ۱۹۷۴ء کے فسادات میں تختہ مشقِ ستم بننے کے باوجود دینِ حق کے لئے اتنی قربانی پیش کریں کہ خدا کے فرشتے بھی صدائے تحسین بلند کریں اور اس طرح ایک اور عید کی خوشیاں حاصل کرنے والے ہوں جو اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کی حامل ہو گی۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے امام کے حضور زیادہ سے زیادہ مالی قربانی کے وعدے پیش کرنے کی توفیق بخشے آمین۔ (وکیل المال اول تحریک جدید)

ہماری راحت، ہمارا سکون اور ہماری جنت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"انتہائی محنت نام ہے پوری اور وسیع قوت کو ہر لحاظ سے خرچ کر دینے کا۔ اسلام ہم سے اسی قسم کی محنت کا مطالبہ کرتا ہے اور اس سلسلہ میں یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیئے کہ محنت کے بغیر نہ دنیا میں کوئی ترقی ہوتی ہے اور نہ دین میں محنت کے بغیر کوئی ترقی ہوتی ہے......

پس یہ ہے ایک مسلمان کی ذہنیت۔ یہ ہے ایک مسلمان کی شان اور یہ ہے ایک احمدی کا طرۂ امتیاز۔ اس لئے تم محنت کرو کیونکہ اسی میں ہماری راحت، اسی میں ہمارا سکون اور یہی ہماری جنت ہے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۹ ہجرت ۱۳۵۱ ہش / ۱۹ مئی ۱۹۷۲ء)

لازمی چندہ جات کی وصولی کے لئے انتہائی کوشش فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(ناظر بیت المال آمد)

جامعہ احمدیہ کے سالانہ تقریری مقابلہ جات

بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو گئے

"عربی زبان میں طلباء جامعہ کی تقاریر سنکر میں بہت متاثر ہوا ہوں"

(شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ لائلپور)

ربوہ ۲۵ مارچ۔ جامعہ احمدیہ کے سالانہ تقریری مقابلہ جات ۲۳، ۲۴، ۲۵ مارچ بالترتیب اردو، انگریزی اور عربی زبان میں جاری رہنے کے بعد بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو گئے۔ عربی زبان میں خاص طور پر تقاریر کا معیار پہلے سالوں کی نسبت بہت اچھا رہا الحمد للہ۔

عربی تقاریر کے بعد "الجمعیۃ العلمیہ" کی طرف سے "ناصر ہوسٹل جامعہ احمدیہ" کے وسیع صحن میں عشائیہ کا انتظام کیا گیا۔ حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع لائلپور نے امتیاز حاصل کرنے والے طلباء میں انعامات تقسیم فرمائے۔ آپ نے اس موقعہ پر فرمایا "میں طلباء کو عربی زبان میں اپنی مادری زبان کی طرح بولتے سن کر بہت متاثر ہوا ہوں۔" دعا کے بعد یہ مبارک تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

(الامین للجمعیۃ العلمیہ بالجامعۃ الاحمدیۃ)

کتاب "سید سلیمان ندوی سے میری خط و کتابت" پر ایک تبصرہ

"یہ کتاب کیا ہے آپ نے کوزہ میں دریا کو بند کر دیا ہے۔ ہمارے لٹریچر میں جو دلائل نبوت کے مسئلہ کے متعلق موجود ہیں آپ نے ان کا خلاصہ نہایت دلکش انداز میں پیش کر دیا ہے۔ سید سلیمان صاحب ندوی کی رعایت سے آپ کی تحریر میں جو ادبی چاشنی ہے وہ نہ صرف ایک مفکر اور ایک محقق بلکہ ایک ادیب کے لئے بھی دلچسپی کا سامان مہیا کرتی ہے۔

آپ کی کتاب ہر قسم کے دلائل کی جامع ہے۔ تحقیقی دلائل، الزامی جوابات، غرض کوئی پہلو بھی تشنہ نہیں رکھا۔ سید سلیمان صاحب ندوی نے تو آپ کی کتاب سے فائدہ نہیں اٹھایا لیکن مجھے یقین ہے کہ آپ کی نیک نیتی کی بدولت ان کی نسل میں سے بہت سی سعید روحیں احمدیت کو قبول کر کے اس امر کی شہادت دیں گی کہ جو صداقت کا بیج آپ نے ان کے جد امجد کے دل و دماغ میں بویا تھا ان کی اولاد نے اسے پروان چڑھایا۔

آپ کی یہ تصنیف یقیناً آپ کے لئے صدقہ جاریہ کا حکم رکھتی ہے۔ اس کے فیض سے آئندہ آنے والی نسلیں ہمیشہ مستفیض ہوتی رہیں گی اور آپ کی روح کو اس کا ثواب پہنچتا رہیگا انشاء اللہ۔ والسلام۔ محمد احمد ثاقب پروفیسر جامعہ احمدیہ ۱۲/۳/۷۴ء"

درخواست دعا

خاکسار کی والدہ محترمہ اہلیہ عبد الغفور صاحب فاروقی مرحوم آف جے پور آجکل میو ہسپتال میں داخل ہیں جہاں ان کا ہرنیا اور پیٹ کی گلٹیوں کا تیسرا آپریشن ہوا ہے۔ بہت کمزور ہو گئی ہیں۔ حالت غیر تسلی بخش ہے۔ احباب اور بزرگان سلسلہ سے کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ (محمود احمد فاروقی صدر جماعت احمدیہ حلقہ شالامار ٹاؤن لاہور)

اعلان نکاح

میرے بیٹے عزیزم ممتاز محمد کا نکاح ہمراہ انیسہ بھٹی بنت مکرم عبد المجید صاحب بھٹی آف ناظم آباد کراچی مکرم مولانا عبد المالک خان صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے ارشاد پر ۲۸ دسمبر کو بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں مبلغ دس ہزار حق مہر پر پڑھا۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ طرفین کے لئے بابرکت کرے

محمد نور محمد

نارتھ ناظم آباد۔ کراچی

ھو الشافی

جانوروں کے اپھارہ کا موسم زوروں پر ہے۔ اکسیر اپھارہ کا سٹاک ہر زمیندار کے پاس ہونا ضروری ہے۔ بفضلہ تعالیٰ ایک پیکٹ سے اپھارہ غائب۔ فی پیکٹ ۱/ درجن یا زیادہ پر ۳۳٪ کمیشن

حیوانات کی مجرب ادویات کا رسالہ مفت

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ فون ۶۰۶/۲۰۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کی ۵۶ ویں مجلس مشاورت (بقیہ صفحہ اوّل)

ہاں ایک خدا کا ہی سہارا تھا جو ہر لمحہ ہمیں تسلّی دیتا رہا۔ بشارتیں دیتا رہا اور پھر انہیں پوری بھی کرتا رہا۔ اس عظیم امتحان میں جماعت نے خدا کے فضل سے ایسا اخلاص دکھلایا جسکی نظیر سوائے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے فدائی صحابہؓ کے اور کہیں نظر نہیں آتی۔ اس موقع پر جماعت کی تین نمایاں خصوصیات سامنے آئیں:۔

(۱) مہینوں ایسے حالات قائم رہے جبکہ سوائے خدا کے کوئی سہارا نہ تھا مگر احباب نے صبر و رضا کے ساتھ محض خدا کی خاطر سب دکھوں اور پریشانیوں کو برداشت کیا اور زبان پر شکوہ و شکایت کا ایک حرف بھی نہ لائے۔ یہ ہماری جماعت کا ایک زبردست کیریکٹر ہے جو اس موقعہ پر اُبھر کر سامنے آیا۔

(۲) احباب جماعت نے ہنستے مسکراتے چہروں کے ساتھ اپنی بشاشت کو قائم رکھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جب مومنوں کو خدا کی خاطر دکھ دیا جاتا ہے تو انہیں ایک خاص لذّت و سرور حاصل ہوتا ہے جسے دُنیا سمجھ ہی نہیں سکتی۔ بعینہٖ یہی کیفیت ہمارے دوستوں کی گزشتہ ایام میں رہی ہے۔

(۳) ہمارے ملک کی ننانوے فیصد آبادی شرفاء پر مشتمل ہے یہ الگ بات ہے کہ ان کی شرافت گونگی ہو جائے۔ لہٰذا مَیں نے سخت دکھوں کے زمانہ میں بھی احباب کو اسلام اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کے مطابق یہ تاکید کی کہ وہ کبھی اپنے مخالفین کے لئے بھی بددعا نہ کریں بلکہ ہمیشہ یہی دعا کریں کہ خدا تعالیٰ انہیں عقل دے اور ان کی ہدایت کے سامان پیدا کرے۔ چنانچہ مجھے خوشی ہے کہ احباب نے اس پر بھی عمل کیا اور کسی مرحلہ پر بھی صبر و رضا کے دامن کو ہاتھ سے نہیں چھوڑا اور کوئی ایسا فعل ان سے سرزد نہیں ہوا جو ملک کے مفاد کے خلاف ہو۔

حضور نے فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ابھی تین صدیاں پوری نہیں ہوں گی کہ اسلام دُنیا میں غالب آ جائے گا۔ جہاں تک مَیں سمجھتا ہوں پہلی صدی تیاری کی ہے اور دوسری غلبۂ اسلام کی جو کہ اب ہمارے سامنے ہے۔ ایسے وقت میں کمزوری دکھلانے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اچھی طرح سمجھ لو کہ ہماری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں ہے۔ اگر ہم خدا اور اسکے رسول کی طرف سے عائد شدہ ذمہ داریوں کو پہلے کی طرح ادا کرتے رہیں گے اور قربانیوں میں پیچھے نہیں ہٹیں گے تو انشاء اللہ اسلام ضرور دُنیا پر غالب آئے گا اور وہ مقصد پورا ہو کر رہے گا جس کے لئے خدا تعالیٰ نے مہدی معہود علیہ السلام کی جماعت کو قائم کیا ہے۔ جب تک یہ مقصد پورا نہیں ہوتا ہر احمدی کو یہ عہد کر لینا چاہیئے کہ وہ قربانیاں پیش کرتا چلا جائے گا۔ خدا تعالیٰ کی اُنگلی اگلی صدی کی طرف اشارہ کر رہی ہے۔ پکے ہوئے پھلوں سے لدی ہوئی ٹہنیاں آپکا انتظار کر رہی ہیں سو بشاشت کے ساتھ آگے بڑھتے چلے جاؤ یہاں تک کہ ساری دُنیا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو جائے۔ آمین

اِس ولولہ انگیز خطاب کے بعد حضور نے فرمایا:۔

آؤ اب ہم دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ آپ سب کو اِس مخلصانہ مجلس کی تمام برکات سے حصّہ دے بلکہ آپ کو اس کی برکات ساری جماعت میں پھیلانے کی توفیق دے اور آپ سب کی جھولیوں کو اپنی برکات سے بھر دے، ایمان کے سب تقاضوں کو پورا کرنے کی توفیق دے، ہر اندھیرے کو اُجالے سے بدل دے اور اگر کوئی تقدیر مبرم ہو تو پھر صبر دے اور عزم دے اور پکا مومن بنائے۔

اِس کے بعد حضور نے اختتامی دعا کرائی جو کہ غیر معمولی طور پر بہت سوز و گداز اور رقّت سے معمور تھی۔ اِس اجتماعی دعا کے ساتھ ایک بجے دوپہر جماعتِ احمدیہ کی ۵۶ ویں مجلس مشاورت نہایت خیر و برکت اور کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔ الحمد للہ۔ (باقی آئندہ)

محترم قریشی ضیاء الدین احمد صاحب ایڈووکیٹ وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ میرے خسر محترم قریشی ضیاء الدین احمد صاحب ایڈووکیٹ کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد ۱۹ مارچ ۱۹۷۵ء کو وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم بڑے مخلص اور نیک احمدی تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر جو مقدمات دائر ہوئے اور ان کے جو فیصلے ہوئے ان کی تحقیق اور ریسیرچ کا مرحوم کو خاص شوق تھا۔ چنانچہ آپ نے متعدد اہم مقدمات کے اصل فیصلوں کی نقول خاص کوشش اور محنت اور زرِ کثیر خرچ کر کے حاصل کیں۔ اِس سلسلے میں آپ کے متعدد مضامین الفضل اور سلسلہ کے دیگر جرائد میں شائع ہوئے۔

قریشی صاحب مرحوم کے سات بیٹے اور چار بیٹیاں ہیں جن میں سے پانچ بیٹے اور چار بیٹیاں شادی شدہ ہیں۔

تمام بھائی بہنیں دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ قریشی صاحب مرحوم کو بلند درجات عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ جن بھائیوں اور بہنوں نے ہمارے ساتھ تعزیت کی ہے مَیں ان کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

(عاجزہ مسعودہ شاہدہ اہلیہ قریشی خلیل احمد صاحب۔ بر مکان حکیم دین محمد صاحب دار الرحمت وسطی۔ ربوہ)

اعلاناتِ نکاح

(۱) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ الودود کے ارشاد پر محترم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے ۲۱ مارچ ۱۹۷۵ء کو مسجد مبارک میں بعد نماز عصر خاکسار کے بھتیجے عزیزم سردار لیاقت احمد صاحب پسر سردار بشارت احمد صاحب مقیم سرے (SURREY) لندن کا نکاح عزیزہ صالحہ غوری صاحبہ بنت مکرم محمد اکرم خان صاحب غوری استاد جامعہ احمدیہ ربوہ کے ہمراہ بعوض مبلغ پانچ ہزار پاؤنڈ حق مہر پڑھا۔

عزیزم سردار لیاقت احمد صاحب حضرت سردار عبد الرحمٰن صاحب (مہر سنگھ) رضی اللہ عنہ کے پوتے ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اِس رشتہ کو جانبین کے لئے باعثِ برکت بناوے اور مثمر بثمراتِ حسنہ کرے۔ آمین

(خاکسار سردار بشیر احمد ریٹائرڈ ایگزیکٹو انجینیئر۔ ربوہ)

(۲) ۱۶ مارچ ۱۹۷۵ء کو بعد نماز عصر مسجد مبارک ربوہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت پر محترم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے عزیزم میر عبد الرؤف بی۔ ایس سی۔ آنرز کے نکاح کا بعوض حق مہر مبلغ بیس ہزار روپیہ ہمراہ عزیزہ شمیم مسرت ایم۔ ایس سی دختر مکرم مرزا بشیر احمد صاحب ضلعدار مرحوم "المسکن" محلہ دار الرحمٰن ربوہ اعلان فرمایا۔ بزرگان و احباب سے درخواست ہے کہ اِس رشتہ کے ہر دو خاندانوں کے لئے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرما دیں۔

(میر عبد الواحد ریٹائرڈ سپرنٹنڈنٹ پولیس ابن ڈاکٹر میر محمد علی صاحب مرحوم آف شیخوپورہ ضلع گجرات)

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی سالانہ تربیتی کلاس

خدا تعالیٰ کے فضل سے امسال خدام الاحمدیہ کی سالانہ مرکزی تربیتی کلاس انشاء اللہ العزیز مورخہ ۸ شہادت (اپریل) تا یکم ہجرت (مئی) ایوانِ محمود ربوہ میں منعقد ہو رہی ہے۔ اِس کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا تاکیدی ارشاد ہے کہ اِس کلاس میں تمام مجالس کی نمائندگی ہو۔ یہ تربیت کا نادر موقع ہے اور علوم دینیہ سے متعارف کرایا جاتا ہے لہذا ہر مجلس سے کوئی نہ کوئی نمائندہ ضرور شامل ہو۔ قائدین کرام کو بھی خدام سے رابطہ قائم کرنا چاہیئے اور ان کو شمولیت کے لئے آمادہ کر کے ان کے اسماء سے مرکز کو مطلع فرمائیں۔

(ناظم اعلیٰ تربیتی کلاس)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴